

## تحقیق و تنقید

# خاندانِ بنو عبد مناف کے دو سماجی طبقات

پروفیسر ڈاکٹر محمد اللہ بن مظہر صدیقی

مکمل کردہ کے قبیلہ قریش میں مختلف خاندان اور بزرگ تر خانوادے (بعلون) وقت کے ساتھ بننے لگے۔ تقریباً پانچیں صدی عیسوی کے وسط میں ان کے ایک خاندان نے زیادہ نیایاں حیثیت حاصل کی، وہ عبد مناف بنی قصی کا خاندان تھا۔ ان کے چار فرزندوں کی اولادوں پر مشتمل چار فرزیل خاندان وجود میں آئے: بنو عبد شمس، بنو مطلب، بنو هاشم اور بنو نوبل۔ ان چاروں کے مزید فرزیل خاندان بنے، جیسے بنو عبد شمس میں بنو امیہ نے ایک بڑے خاندان اور بطن کی حیثیت اختیار کر لی اور بنو هاشم میں بنو عبد المطلب علیمہ خاندان بن گیا۔ ان کے دوسرے ذیلی گھرانے تھے، جیسے بنو حارث، بنو بابی طالب وغیرہ۔ لیکن اس شاخ در شاخ تقسیم کے باوجود ان کا ایک بزرگ ترمذہ خاندان بنو عبد مناف رہا اور وہ عبد چاہی سے عبد اسلامی میں منتقل ہوا اور تمام ادوار میں ایک متعدد اکانی کی مانند کام کرتا رہا۔

سیرت و تاریخ کے بعض مصادر کی روایات میں یہ ذکر آتا ہے کہ متعدد خاندانِ بنو عبد مناف و مختلف اور متفاہم سماجی گروہوں میں بٹ گیا تھا: ایک گروہ میں بنو هاشم اور بنو مطلب تھے اور دوسرے میں بنو عبد شمس اور بنو نوبل ہائی۔ مطلبی گروہ ایک متعدد سماجی اکانی کے اند تفاق و اتحاد کے ساتھ کام کرتا تھا اور ان کا تمام سماجی معاملات میں ایک رویہ، یکساں روشن اور کلیٰ تفاق ہوتا تھا۔ وہ ایک دوسرے کے معاون اور حامی اور محافظ بھی ہوتے تھے۔ عیشی / راموی - نوبلی گروہ دوسرا طبقہ بنی عبد مناف

اہ تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: مفہوم "بنو عبد مناف" میں ترمذہ خاندان رسالت "عمر" اسلام کا ندوی۔ مارچ ۱۹۹۶

تحا اور وہ دونوں ایک متجہ اکائی تھے۔ تمام سماجی معاملات میں ان دونوں کا رویہ بکار ہوتا تھا اور وہ ایک دوسرے کے ساتھ باہمی معاونت و مودت رکھتے تھے۔ مشہور ہے کہ خاندان عبد مناف کے دونوں طبقات ایک دوسرے سے مختلف و متمادم روشن اپناتے تھے اور یا ہم حریف بن گئے تھے۔ اس مختصر مقالہ میں ان دونوں طبقاتِ بنو عبد مناف کے باہمی تعلقات اور صاحبیتی روایت کا تجزیہ کرنا مقصود ہے۔

## طبقات کی تقسیم

قصیٰ کے دو فرزندوں۔ عبد مناف اور عبد الدار۔ کی اولادوں میں جیداً مجید کے مناصب کی تقسیم و دراثت پر قریش میں اختلاف ہوا۔ کچھ خاندانِ بنو عبد مناف کے حامی بن گئے اور کچھ بنو عبد الدار کے۔ ایک کو "المطیبون" کا اثر وہ کہا گیا ہے اور دوسرے کو "الاصلاف" کا۔ اس اختلاف و تنازع میں خاندانِ بنو عبد مناف متجدد ہمزا تھا۔ یہ مشہور روایت اہل سیر و تاریخ ہے، جب کہ ازرق وغیرہ کے مطابق مناصب جداجد پر اختلاف ہی نہیں ہوا تھا اور ان کے دونوں خاندانوں۔ بنو عبد مناف اور بنو عبد الدار کو ان کے چھ مناصب میں سے برابر برابر تین مناصب مل گئے تھے۔

اہل سیر و تاریخ کی روایات کے مطابق متجہ خاندانِ بنو عبد مناف میں دو طبقات کا وجود اس وقت ہوا جب ہاشم بن عبد مناف نے اپنے بھائی مطلب بن عبد مناف کو اپنے دو مناصب۔ سقاہر و رقادہ۔ کی صیانت کی اس کے مطابق وہ دونوں مناصب ہاشم سے ان کی موت کے بعد ان کے بھل مطلب کو منتقل ہوئے۔ مکیوں کہ ہاشم کے تمام فرزند اس وقت چھوٹے تھے اور عبد المطلب بن ہاشم تو بالکل بچے تھے یا رحم مادر میں تھے مطلب ہاشم کے دارث نے۔ محمد بن جبیب بغدادی نے کلبی کی سند پر لکھا ہے کہ ہاشم نے اپنے بھائی مطلب کو وصی بنایا۔ لہذا بنو ہاشم اور بنو مطلب دونوں ایک متجہ خاندان و جماعت ہیں اور بنو عبد شمس و بنو قفل ایک متجہ خاندان و جماعت اور دونوں کا یہ اتحاد آج تک قائم ہے۔

اہ۔ قال انجلی: کان ہاشم بن عبد مناف اوسی الی اھیہ المطلب بن عبد مناف فینو المطلب

و بنو ہاشم یہاں ایں ایوم و بنو شمس و بنو قفل یہاں ایں ایوم (بغدادی، کتاب المتن ۸۲-۸۵)

بنو عبد مناف کے دو سماجی طبقات

یہی روایت تقریباً انہی الفاظ میں ابن سعد نے نقل کی ہے۔ بس فرق یہ ہے کہ ان کی روایت کے راوی بلکی کے فرزندہ شام بن محمد بن السائب المکبی ہیں اور بنوہاشم اور بنو مطلب کو یہ واحدہ، کہا گیا ہے اور بنو عبد شمس اور بنو نوبل کے بعد ان کے والدہ ابادج سے ان کی نسبت "ابناعبدمناف" کا اضافہ ہے ہے۔ حافظ ابن کثیر نے بنو عبد مناف کے ان دونوں سماجی طبقات کے بننے کا سبب زیادہ وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے اور ان دونوں کے دوالگ الگ جماعتوں میں منقسم ہونے کی حالت کو بھی واضح کیا ہے۔ ان کے مطابق ہاشم کے پاس ان کے باپ کے بعد سقا یہ ورفادہ کے مناصب تھے اور ان کی اور ان کے بھائی مطلب کی جانب بنوی رشہ قربت کی نسبت کی جاتی ہے۔ اور وہ دونوں جمیلیت اور اسلام دونوں حالتوں میں ایک تھیہ گروہ تھے اور ایک دوسرے سے کبھی جدا نہیں ہوئے اور ان کے ساتھ شعب میں داخل ہوئے، جب کہ بنو عبد شمس و نوبل نے ان سے علمی کی اختیار کی اور دوسرا موقف اپنے لیے چنانچہ اس بیان میں بعض واقعات پر ان دونوں گروہوں کے اثرات کا حوالہ ہے جس سے بحث ذرا بعد میں آتی ہے۔

بعض روایاتِ حدیث میں بھی بنو عبد مناف کے بنوہاشم اور بنو مطلب کے ایک شے ہونے کا حوالہ آتا ہے۔ امام تجارتی نے ایسی ہی ایک حدیث "باب مناقب قریش" میں نقل کی ہے۔ اس کی سند معتمن حسب ذیل ہے:

۲۵۰۲ - حدثنا يحيى بن بکير حدثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب عن ابن المسيب عن جبيرين مطعم، قال: مشيت أنا وشحان بن عفان فقال: يا رسول الله أعطيت بنى المطلب وتركتنا، واننا نحن وهم منك بمنزلة واحدة، فقال النبي ﷺ: انحدل منهم بنو عبد شمس ونوفل.... (ابن کثیر، ابتدأۃ وانہایۃ، ۲۵۰۲)

سلہ ابن سعد، الطبقات الکبریٰ ۱/ ۹

۳۰ و كان إلى هاشم اسقافية والرقاد تبعد أبیه، واليده ولد أخيم المطلب نسب ذوى القول  
وقد كانوا شيئاً واحداً في حالي الباهليه والسلام لم يفترقا، ودخلوا معهم في الشعب، و  
انحدل منهم بنو عبد شمس ونوفل.... (ابن کثیر، ابتدأۃ وانہایۃ، ۲۵۰۲)

انما بناوها شم و بنو المطلب شئ واحد

اس حدیث میں دوسرے طبقہ بنی عبد مناف کا واضح ذکر نہیں کیا گیا ہے۔ اس کے راوی اول حضرت جیرین مطعم بن عدی رضی اللہ عنہ کا تعلق بنو نوبل بن عبد مناف سے تھا اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا بنو ایمہ / بنو عبیس سے، وہ دوسرے گروہ یا طبقہ خاندان کے ناشدے تھے۔ حضرت جیرین مطعم نوبل نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ شکوہ کیا تھا کہ بعض عطا یا کی نخشش میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو مطلب کو تو شامل کیا تھا اور بنو ہاشم تو شامل تھے ہی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ سے بلکن بنو عبد شمس اور بنو نوبل کو اس سے محروم رکھا جب کہ وہ دونوں بھی بنو عبد مناف کے بزرگ تر اور متقدہ خاندان کے دور کن رکین تھے۔ اس حدیث سے بھی یہ استدال کیا جاتا ہے کہ ذوی القربی یعنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ داروں میں صرف بنو ہاشم اور بنو مطلب ہی شامل تھے جیسا کہ اوپر ابن کثیر کے بیان میں آیا ہے۔

امام بخاری کی عادت ہے کہ وہ بسا اوقات ایک ہی حدیث کو مختلف ابواب و کتب میں لاتے ہیں اور سہرا اس کی سند بدل دیتے ہیں اور حدیث میں بعض افہام فی بھی فرمادیتے ہیں جن سے وہ حدیث مکرر نہیں ہوتی، نئی بن جاتی ہے۔ حضرت جیرین مطعم نوبل کی مذکورہ بالا حدیث کو وہ دو اور کتب والوں میں اپنے قاعدہ کے مطابق لائے ہیں اور ہر ایک میں اضافہ ہے۔

۳۲۲۹ - حدثنا يحيى بن بکير حدثنا الليث عن يوهن عن ابن شهاب عن سعيد بن المسيب ان جيرين مطعم اخبرا، قال: مشيت انا و عثمان بن عفان الى النبي صلی اللہ علیہ وسلم فقلنا: اعطيت بنی المطلب عن خمس خيبر و ترکتنا، ولهم بمنزلة واحداً منك، فقال: انما بناوها شم و بنو مطلب شئ واحد قال جيرين و لم يقسم النبي صلی اللہ علیہ وسلم بنی عبد شمس و بنی نوبل شيئاً

لهم صحیح بخاری، کتاب المناقب، باب مناقب قریش، فتح الباری ۲۵۱/۶ و مابعد  
لهم صحیح بخاری، کتاب المناقب، باب م۲۰، باب غزوہ خیرہ، فتح الباری ۷/۰۵ و مابعد  
۲۶۶

اس حدیث کی سند میں امام بخاری کے تیرسے راوی یونس ہیں جیکہ اول الذکر میں عقیل تھے۔ متن میں فرق و اضافہ یہ ہے کہ عطیہ نبوی خبر کے خس میں سے تھا اور آخر میں حضرت جبیر کا اضافہ مزید ہے کہ بنو عبد شمس اور بنو نوبل کو اس خس خبر سے بچنے کے لئے عطا فرمایا۔

یہی حدیث تیرسے روپ میں اپنے اضافہ اور توجیہ کے ساتھ تیرسے مقام پر لائی گئی ہے اور تھی ہے۔

۳۱۲۔ حدث عبد اللہ بن یوسف حدثنا الیث عن عقیل عن ابن شہاب

عن ابن المسيب عن جبیر بن مطعم قال: مشیت انا و عثمان بن عفان الى رسول الله صلوا الله عليه وسلم فقلنا: يا رسول الله! اعطيت بني المطلب و ترکتنا و نحن و هم منك منزلة واحدة، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إنما بني المطلب و بتوهها ستم شيء واحدة۔ قال الیث: حدثني یونس و زاد، قال جبیر: قلم ليقسم النبي صلوا الله عليه وسلم لبني عبد شمس و لا لبني نوبل؛ وقال ابن اسحاق: عبد شمس و هاشم والمطلب اخوة لام، و امهما عاتكة بنت مرتك، وكان لزفل اخاهم لابيهم، بل

ایک معنوں کی تیرسی حدیث میں سند کا فرق یہ ہے کہ امام بخاری کے اول شیخ عبد اللہ بن یوسف ہیں جب کہ اولین دو سندوں میں جبی بن بکیر ہیں۔ متن میں کافی اضافہ ہے اور راوی اول حضرت جبیر بن مطعم نوبل کی تشریع پر مشتمل ہے اور ایک اور راوی و شیخ یونس کے حوالے و مذہبے۔ آخر میں امام بخاری نے ابن اسحاق کی روایت کا اضافہ کیا ہے کہ عبد شمس، هاشم اور مطلب تینوں بھائی ایک ان عائلہ بنت مرہ سے تھے جب کہ نوبل دوسری ماں کے بیٹن سے ہوتے کے سبب ان کے اخیاں بھائی تھے۔

تیرسی حدیث پر امام بخاری نے ڈراحقیقت آفریں باب باندھا ہے کہ خس امام کے لیے ہے، وہ اس میں سے اپنے رشتہ داروں میں سے جس کو چاہے دے، جس کو چاہے نہ دے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر کے خس میں

سے صرف بومطلب اور بنوہاشم کو عطا فرمایا تھا۔ حضرت عمر بن عبد العزیز کا اشادہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے اپنے تمام رشتہ داروں کو نہیں دیا تھا اور تنکی رشتہ دار کو خاص طور سے دیا تھا۔ بلکہ آپ نے اس میں سے اپنے رشتہ داروں میں سے صرف زیادہ ضرورت مندوں کو دیا تھا۔ آپ نے اس میں سے اپنی قوم اور ان کے حلفاء میں سے جن جن کو دیا تھا وہ ان کی ضرورت کی بنیات پر تھا۔

”باب ومن الدليل على أن الخمس للامام“، وانه يعطى بعض قرائته  
دون بعض ما فقسم النبي صلى الله عليه وسلم لبني المطلب وبني هاشم من  
خمس خيبر، قال عمر بن عبد العزير: لم يعهم بذلك ولم يخص قريباً  
دون من أهوج إليه، وإن كان الذي أعطى لما يشكوا إليه من الحاجة، ولما  
مستهم في جنبه من قومهم وحلفائهم“

حافظ ابن حجر نے اس حدیث کی کامل تشریح اسی مقام پر کی ہے۔ ترجمۃ ابن  
کی تشریح میں کہا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام قریش کو اپنے ذوی القریبی  
 شامل نہیں کیا اور ضرورت مندوں کو عطا فرمایا اور بنی جن کو عطا فرمایا وہ ضرورت کی  
بنیار تھا اور ان میں بعض دور کے رشتہ دار بھی شامل تھے۔

متن حدیث کی تشریح میں حافظ موصوف نے امام ابو داؤد اور نسائی کی  
روایت کی بنیار کچھ اضافہ فرمایا ہے اور ان دونوں نے ابن اسحاق کے واسطہ سے  
امام زہری سے وضاحت نقل کی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوی القریبی  
کا حصہ بنوہاشم اور بنو المطلب میں محدود رکھا اور بنو نوبل اور بنو عبد شمس کو محروم کیا،  
حضرات جبیر و عثمان کا خصوصی ذکر اس بنیار ہے کہ حضرت عثمان بنو عبد شمس سے تھے  
اور حبیب بن مطعم بنو نوبل سے اور عبد شمس و نوبل و بنوہاشم و مطلب برادر ہیں کہ وہ سب  
بنو عبد مناف ہیں۔ یہی ان دونوں صحابہ کا کہنا تھا کہ ”ہم اور وہ آپ کے لیے ایک  
ہی رشتہ میں منسلک ہیں“ یعنی عبد مناف کی طرف اپنے انساب میں ابو داؤد کی  
ذکورہ بالا روایت میں الفاظ میں لٹھا رہی اور ان کی قرابت آپ کے لیے برابر ہے،  
ایک ہے۔“ ابن اسحاق کی روایت میں ایک اور دلچسپ اضافہ ہے: ”ہم نے کہا  
یا رسول اللہ بنوہاشم کے فضل و تقویٰ کے ہم منکر نہیں، کیونکہ آپ کے سبب

ان کو مقام بند حاصل ہے لیکن ہمارے بھائیوں نبوالطلب کا کیا معاملہ ہے کہ ان کو آپ نے عطا فرمایا اور ہمیں چھوڑ دیا ہے  
 نبوالطلب و بنوہاشم کے شے واحد ہونے کے بارے میں پہلے بحث لفظ  
 "شے" سے کی ہے کہ بعض روایات میں وہ "سی" بھی آیا ہے اور دونوں کے لغوی  
 معانی اور ان کے اثرات و ترتیج پر صحیح الحدیث کے حوالے سے کی ہے بعض  
 روایات میں "شے واحد" کی جگہ "شے احد" بھی آیا ہے اور اس کی باغتہ کا حوالہ  
 آیت قرآن "قتل هوا اللہ احد" کے دیا ہے۔ اس باب میں  
 ابن اسحاق کی مذکورہ بالاروایت کے اضافہ کا ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فسر ما یا کہم اور نبوالطلب جاہلیت اور اسلام  
 میں جدا نہیں ہوئے اور ہم اور وہ بلا شبہ ایک شے ہیں اور آپ  
 نے اپنی انگلیوں کو ایک دوسرے میں پھنسایا رہے

ابن اسحاق کی تاریخ کے حوالے سے حافظ ابن حجر نے بنو عبد مناف  
 کے نسب اور ان کے درمیان مہرو و فاقا کا ذکر کر کے ان دونوں  
 طبقات کے خصوصی تعلقات اور ان کے خون کے اثرات کا  
 بہت دلچسپ اور اہم ذکر کیا ہے۔ حدیث مذکورہ بالا میں توفل کی  
 ماں کا نام مذکور نہیں ہے، تاریخ میں ان کا نام واقده بنت ابی عسی  
 توفل بن عبادہ سمجھا اور وہ بنو مازن بن صعصعہ سے تھیں۔ زیرین بکار نے "تب

لَهْ فَقْلَنَا يَا سَيِّدَ النَّاسِ هُوَكَلُّ بَنِي هَاشَمٍ لَا نَكُنْ فَضَلَّهُمْ لِلْمَوْضِعِ الَّذِي وَضَعَهُ اللَّهُ  
 مِنْهُمْ، فَلَبَالِ أَخْلَنَا بَنِي الْمَطَلَبِ أَعْطِيَتُهُمْ وَتَرَكَتُنَا  
 لَهُ فَقَالَ: "فَإِنَّا فِي بَنِي الْمَطَلَبِ لَمْ نُفْرِقْ فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا إِسْلَامًا، وَإِنَّمَا تَحْنَنُ  
 وَهُمْ شَيْءٌ وَاحِدٌ" وَسَبَّبَ بَيْنَ اصْبَاعِهِ

قریش میں ذکر کیا ہے کہ یا شم و مطلب کو "البدران" (جو دھویں کے چاند) کہا جاتا تھا اور عبیدشمس اور نو قل کو "الابهار" (قلب سے نکلنے والی درگیں) یہ اس حقیقت پر دلالت کرتا ہے کہ یا شم اور مطلب کے درمیان ایک خاص رشتہ افت (اتلاف) تھا جو ان دونوں کے بعد ان دونوں کی اولاد میں بھی جباری رہا لہذا جب قریش نے اپنے اور بنو یا شم کے درمیان صحیفہ (مقاطعہ) لکھا اور ان کو شعب الابی طالب / بنی یا شم میں مخصوص کیا تو بنو نو قل اور بنو عبیدشمس اس میں داخل نہیں ہوئے۔ اور اس پر مزید اشارہ انشاد اللہ تعالیٰ اول المبعث میں آئے گا۔

ذوی القربی کے حصہ پر علماء و صحابہ و تابعین کے مختلف نظریات کا ذکر کرتے ہوئے حافظ ابن حجر نے لکھا ہے کہ امام شافعی اور ان کے ہنواڑل کے لیے اس حدیث میں جدت ہے کہ ذوی القربی کا حصہ (سہم) قریش کے دوسرا سے اقارب بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا صرف بنو یا شم اور بنو مطلب کے لیے مخصوص ہے۔ جب کہ حضرت عمر بن عبد العزیز کے نزدیک آپ کے ذوی القربی امرت بنو یا شم نکھلے۔ یہی قول زید بن ارقم اور کوفی علماء کے ایک گروہ کا ہے۔ یہ حدیث بنو مطلب کے ان سے الحاق پر دلالت کرتی ہے۔ ایک مکر نو قول یہ بھی ہے کہ تمام قریش رشتہ داریں، لیکن امام جن کو چاہے ان کو عطا کر سکتا ہے۔ یہ اصنیع کا قول ہے لیکن یہ حدیث ان کے خلاف جدت ہے۔ بہر حال لب لباب یہ ہے کہ بنو یا شم اور بنو مطلب نے ہزار نے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دیا تھا۔ اس لیے ان دونوں کو ایک جاعت / طبقہ میں رکھا گیا اور بنو عبیدشمس و بنو نو قل کو دوسرے میں۔ لیکن حدیث بنوی میں ان کی تفضیل کی توجیہ نہیں ہے۔

### عہدِ جاہلیت میں

حدیث و سیرت کی روایات میں ذکر آتا ہے کہ بنو عبیدمنات کے ان دو غاذیں طبقات نے دوالگ الگ متحده معاذلوں کی مانند مختلف قوی اور غاذیانی مسائل و امور میں و مخفف موقف اختیار کیے تھے: بنو یا شم اور بنو مطلب نے ایک موقف اور بنو عبیدشمس و بنو نو قل نے دوسراموقف اور لبا اوقات ان کے موقف

بتوہمناف کے دوہماں طبقات

میں مشتبہ و نفی طرزِ عمل بھلکتا تھا اور ایک دوسرے کے متفاہم بھی۔ ان دونوں طبقات کا پہلا موقف اختلاف اب تک کی معلومات کے مطابق عبدالمطلب ہاشمی کے زمانے میں نظر آتا ہے۔

بغدادی کے مطابق بنو خزاعہ نے جناب عبدالمطلب ہاشمی سے اتنا معاهدہ حلفت اس لیے کیا تھا کہ وہ بنو بخار/خرزج کے اتنے بنو خزاعہ کے نہایتی عزیز رکھتے، یعنی ان کے نواسے رکھتے۔ بنو بخار/خرزج کی خاتون عبدالمطلب ہاشمی کی والدہ تھیں اور خزاعہ کی خاتون ان کی ایک دادی تھیں: وہ اصلًا اسد بن ہاشم کی ماں قیلوبیت عامر بن مالک خزاعی تھیں یہ ان کے علاوہ ان کے جد ابیه عبدمناف بن حبی بنت حلیل بن جشیہ، سید الخزاعہ کی دختر جبی کے فرزند تھے۔ معاهدہ کامن لکھتے وقت عبدالمطلب ہاشمی بنو المطلب کے سات نفر کے علاوہ ارقم بن نضل بن ہاشم کے ساتھ شریک ہوئے جو قریشی اکابرین میں سے ایک تھے اور ان کے ساتھ ہاشم کے دلوپتے ضمک بن صیفی اور عروجی شریک ہوئے اور بنو عبدشمس اور نوقل میں سے کوئی بھی شریک نہیں ہوا کہ وہ ایک الگ گروپ تھے۔ روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ بنو خزاعہ سے جناب عبدالمطلب ہاشمی اور ان کے بنو ہاشم و بنو مطلب کے حامیوں کا معاهدہ اس وقت ہوا تھا جب ان کے صرف ایک فرزند حارث بن عبدالمطلب ہاشمی تھے اور ان کی عمر لگ بھگ

لہ ابن ہشام ۱/۱۱۹؛ زیری ۱۶

لہ بلاذری ۱/۱۷؛ زیری ۱۳ وغیرہ

لہ واقیل عبدالمطلب فی سبعة نفر من بنى المطلب والارقم بن نضلة بن هاشم وكان من رجال قریش، والضحاك وعمران بن اصيفي بن هاشم ولم يحضره احد من بنى عبدشمس ولا نوقل للديد التي منهم.....كتاب المتن ۸۸ و مابعد؛ ابن سعد ۱/۸۵؛ فدخلوا آدارا لندقة فتحاقيفا نهيا على التناهى والواساة وكثروا بينهم كتابا..... بلاذری ۱/۱ و مابعد: وان جد عبدمناف لابن حبی نست حليل بن جشیہ سید الغزاعہ... وكان عبدالمطلب في سبعة نفر من بنى المطلب والارقم بن نضلة بن هاشم، ولم يحضر احد من بنى نوقل ولا عبدشمس۔

چالیس برس کی تھی۔ یہ اصلًا بنوہاشم اور بنو مطلب کا معاهدہ تھا جو بنو خزاعہ سے کیا گا تھا۔ لیکن جس بنیاد پر خزاعہ نے یہ معاهدہ کیا تھا اس کے لحاظ سے چاروں خاندانوں کو شامل ہونا تھا کیونکہ سب بنو عبد مناف کی خزاعی اس ایک بھیں۔ یا تو عبد المطلب ہاشمی نے بنو نوبل و بنو عبد شمس کو معاهدہ میں شمولیت کی دعوت نہیں دی، یا خلصہ نے ان سے صرف نظر کیا، یادوں مورخانہ کر خاندانوں نے اس میں شرکت پسند نہیں کی۔

## حلف الفضول

یہ دوسرا معاهدہ ہے جو بعض قریشی بطون نے اپنے آکابر کے مشورہ اور ہدایت پر کیا تھا اور جس میں بنوہاشم و بنو مطلب شامل تھے اور بنو عبد شمس و بنو نوبل شرکیک نہیں ہوئے تھے۔ یہ معاهدہ باہمی تعاون و تعامل کا تھا اور اس مقدمہ سے عمل میں لایا گیا تھا کہ مکمل مدرسہ میں کمزوروں اور بے لبیوں کے علاوہ بیرونی تاجروں اور بے سہارا لوگوں کے حقوق کی حفاظت کی جائے اور رباط قریش سے انھیں بچایا جائے۔ یہ معاهدہ عبد اللہ بن جدعان شیخی کے گھر میں ہوا کیونکہ وہ عظیم شرف کے مالک اور سن رسیدہ تھے اور ان کے کمی حلیفت و معاهدہ تھے، ان کے حلیفت قریشی بطون تھے: بنوہاشم، بنو مطلب، بنو ساد، بنو زہرا اور بنو تمیم۔ آگے چل کر ابن اسحاق نے اموی خلیفہ عبد الملک اموی اور محمد بن جبیر بن مطعم بن عدی نوبلی کے ایک مکالمہ کے حوالے سے بتایا ہے کہ بنو عبد شمس اور بنو نوبل

سلہ ابن ہشام نے روایت ابن اسحاق یوں نقل کی ہے:

...تَدَاعَتْ قِبَائِلُ مِنْ قَرِيشٍ أَفَلَ حَلْفٌ، فَاجْتَمَعَ الَّهُدَى دَارِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَدِيعَانَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ كَعْبٍ بْنِ سَعْدٍ بْنِ ثَيْمٍ بْنِ مُرْقَبٍ بْنِ كَعْبٍ بْنِ (وَيْ) لِشْرِفِهِ وَشَهِ فَكَانَ حَلْفُهُمْ عَنْهُ كَبِيرٌ بِنْوَهَاشَمٌ وَبِنْوَعَالِيِّ الْمَطَلِبِ وَبِنْوَادِسِ بْنِ عَبْدِ الرَّزْقِيِّ، وَبِنْوَقَبَّنِ كَلَابِ، وَبِنْيَمِ بْنِ مُقْتَنِعِ الْمَعَادِ وَبِنْوَعَالِيِّ الْأَلِيدِ وَبِنْوَعَالِيِّ الْمَلَكِ، وَبِنْوَهَنِ سَارِلِنِ الْمَلَكِ الْأَقَامِيِّ وَبِنْوَعَالِيِّ الْأَنْجَادِ وَبِنْوَعَالِيِّ الْمَلَكِ مُظْلَمَةً مَنْ أَهْلَهَا وَغَيْرُهُ مِنْ دَخْلِهِنْ سَارِلِنِ الْمَلَكِ الْأَقَامِيِّ وَبِنْوَعَالِيِّ الْأَنْجَادِ مَنْ ظَلَمَهُ حَتَّى تَرَكَ عَلَيْهِ مَظْلَمَةً فَسِمَتْ قَرِيشٍ ذَلَكَ الْحَلْفُ حَلْفُ الْفَضُولِ...۔

ابن ہشام ۱/۱۳۵

بوجوبدناف کے دوسری بیان

حلف الفضول میں شریک تھے اور اس کا دلوں اکابر عدشہ نو نو فل کو بھی اعتراف تھا۔ ابن سعد نے واقعہ کی سندر سے بیان کیا ہے کہ جنگ فمار سے والیں کے ایک اہ بعد جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزیزیت بیس سال تھی، حلف الفضول نامی معاهدہ رقم کیا گیا۔ جنگ فمار شوال میں ہوئی اور حلف الفضول ذوقہ میں سوہ سب سے عظیم معاهدہ تھا اور اس کے محرك اول وداعی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے چیاز بیرون عبد المطلب باشم تھے۔ ان کی دعوت پر بنوہاشم و زہرا و قیم عبد اللہ بن جدعان کے گھر میں جمع ہوئے۔ انہوں نے سب کے لیے کھانا پکوایا اور پھر معاهدہ کیا۔ ابن سعد کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ اس کے محرك بیرون عبد المطلب تھے اور شرکار میں صرف تین خاندانوں کا ذکر کیا ہے، جب کہ ابن ہشام میں پانچ بطن قریش کا واضح ذکر ہے۔ ابن سعد نے اس سلسلے میں بنو عدشہ اور بنو نو فل کی غیر حاضری کا حوالہ بھی نہیں دیا ہے۔

بندرادی نے کتاب المنقی میں حلف الفضول کا دو مقامات پر ذکر کیا ہے ایک بلا سند (ذکر حلف الفضول ص ۵۴ - ۵۵) اور دوسرا جیب بن ابی ثابت کی سند پر ابو البختی سے (ذکر حلف الفضول عن جیب عن ابی البختی ص ۲۱ - ۲۲۲)۔ پہلے مقام پر معاهدہ کرنے والے قریشی بطن کے نام لکھے ہیں: بنوہاشم، بنو المطلب، بنو زہرا و بنو قیم۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس میں شریک تھے اور یہ معاهدہ آپ کی بعثت سے پانچ سال قبل ہوا تھا۔ کتاب الجمیں بنوہاشم اور بنو المطلب کو بنوہاشم کے احلاف، بنو زہرا و بنو قیم کو قبائلِ حلف بتایا ہے اور بنو الحارث بن فہر پر علماء کا اختلاف

لہ ابن ہشام ۱۳۶/۱

لہ کان الغفاری شوال و هذلا الحلف في ذي القعده، وكان أشرف حلف كان قطعاً أول من دعا إليه الزيبرين عبد المطلب فاجتمعوا بـ بنو هاشم و زهرا و قيم في دار عبد الله بن جدعان، فصنع لهم طعاماً متعاقداً و تعااهدوا بالله للقاء: ليكون مع المظلوم حتى يرثى إليه حقه مابل جس صرفة وفي التائسي في المعاش ... (ابن سعد ۱/۱۲۸ - ۱۲۹)

لہ کان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ممن حضر ذلك الحلف ودخل فيه قبل ان یوہی ایمیمسین (۷)

نقل کیا ہے۔ زبیر بن عبدالمطلب اور عبد اللہ بن جدعان اور رؤسا و قبائل کو ان کا  
محرك لکھا ہے لیکے

اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ عتبین ربیعہ بن عبد شمس کہا کرتے تھے کہ اگر  
کوئی شخص اپنی قوم سے خروج کرتا تو میں بنو عبد شمس سے خروج کر کے حلف الفضول  
میں داخل ہو جاتا اور عبد شمس حلف الفضول میں نہیں تھے بلکہ

یفدادی نے اس بیان میں متعدد واقعات بیان کیے ہیں جن میں  
حلف الفضول کی اڑائیگری کا ذکر پایا جاتا ہے اور اشعار بھی نقل کیے ہیں اور بعض  
دوسرے واقعات کا بھی ذکر ہے۔

دوسری باند روایت کے آخری راوی حضرت حکیم بن حرام اسدی یہی اور ان  
کے مطابق وہ فخار کے میں دن بعد ذو القعدہ میں ہوئی تھی اور اس وقت رسول کرم  
صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریفت بیس سال تھی اور اس کے محک و داعی جناب زبیر بن  
عبدالمطلب ہاشمی تھے۔ اس کے مطابق صرف یہن بطن قریش بنو ہاشم و بنو زہرا  
اور بنو تمیم اس کے اوپر شرکا رہتے۔ اس کامتن ان سعد کے ماتنہ ہے۔ اس میں  
جناب زبیر بن عبدالمطلب ہاشمی کے چند اشعار بھی موجود ہیں۔

اس متن کی دوسری سند بھی ہے جو حضرت جبیر بن مطعم پرستھی ہوتی ہے  
اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پر مشتمل ہے۔ اس میں حضرت مروان کے  
فرزند عبدالملک اموی اور محمد بن جبیر بن مطعم نوٹی کے اس مکالمہ کا بھی ذکر ہے اور اس  
کے مطابق دونوں اس میں شریک نہ تھے۔ حضرت حکیم بن حرام اسدی کی سند پر ایک  
اور روایت نقل کی ہے کہ جنگ فخار سے والپی کے بعد بنو اسد و عبد مناف و زہرا  
و تم و حارث بن فہر والپی ہوئے اور ہمارے درمیان کوئی حلف نہ تھی۔ جنگ فخار  
کے بعد بنو ہاشم و تم و زہرا و اسد و حارث بن فہر نے مل کر حلف الفضول کا معاملہ کیا۔

سلہ کتاب المبرض ۱۴،

۲۰ وَكَانَ عَتْبَةً بْنَ رَبِيعَةَ بْنَ عَبْدِ شَمْسٍ يَقُولُ: لَوْاْنَ رَجْلًا خَرَجَ مِنْ قَوْمِهِ  
لَكَنَّتْ أَخْرَجَ مِنْ عَبْدِ شَمْسٍ حَتَّى أَدْخَلَ فِي حَلْفِ الْفَضُولِ، وَلَيْسَ عَبْدِ شَمْسٍ فِي حَلْفِ الْفَضُولِ  
لَا يَنْتَهِي مِنْهُ مِنْ يَوْمٍ إِلَى لَيْلَةٍ۔

بنو عبد مناف کے دو سماںی طبقاً

اس کے کاتب زیرین عبدالمطلب تھے حکیم کامزیدا رشاد ہے کہ قریش میں حلف اول کے سوا اور کوئی حلف نہ تھی: بنو مخزوم و جمع وہم وعدی اور بنو عبد الدار نے جو حلف پہلے کی تھی اور یہ حلف الفضول ہوتی۔ شیوخ باشم و زہرا و تیم کا کہنا تھا کہ احلاف کی حلف سے قبل قریش میں کوئی حلف نہیں ہوتی تا انکہ یہ حلف الفضول منعقد ہوئی۔ اس حدیث کی تیسری روایت ہے جو حنفی سے یحیی بن عروة مک جاتی ہے۔

.... قال حکیم: واقفمنا: بنواسد و عبد مناف و زہرا و تیم والحارث بن فہر

ولم یکن بینتاحلف حتی رجعت قریش من الفجاء، فلیتمعت بنوهاشم وتیم وزہرا و اسد و الحارث بن فہر علی ان يتحالفو او یمتعوا بیملکة كل مظلوم و یسموا ذالک العلف حلف الفضول..... و كان الذی کتبه بینهم الزیرین عبدالمطلب۔ قال حکیم: فلم یکن فی قریش حلف الا حلف الاول: بنو مخزوم / وجمع وہم وعدی و بنو عبد الدار وهذه الاحلف..... وكانت الاحلاف قبل قد تھافت۔

ڈاکٹر محمد حمید اللہ کے مطابق حلف الفضول نام کے دعوایہ سے ہوئے تھے۔ پہلا معاہدہ شہر کے اولین آباد کاروں میں طے ہوا۔ قبیلہ جرم کے تین سرداروں نے حلف نے کر اقرار کیا تھا (بحوالہ سیلی ۱/۹۱ و لسان العرب: فضل و حلف) دوسرا واقعہ سنہ ہجری سے کوئی تینس سال پہلے کا ہے۔ اشراف قریش دو گروہوں میں بٹ گئے: (۱) مطیبین (قبائل بنی عبد مناف، بنی اسد، بنی زہرا، بنی تیم، بنی الحارث بنی فہر) اور (۲) احلاف (قبائل بنی عبد الدار، بنی یہم، بنی جمع، بنی مخزوم، بنی عدری) جو قبائل اس حلف (الفضول) میں شرکیت ہوئے وہ یہ تھے: بنو باشم، بنو مطلب، بنو زہرا، بنو تیم اور ایک روایت میں بنو الحارث بن فہر (یا بنو اسد بن عبد الغزی) بنو باشم میں اصل دائی زیرین عبدالمطلب۔

لہ بغاوی، کتاب المفتون ص ۲۲۱ - ۲۲۲

سلہ اردو داروہ معارف اسلامیہ لاہور: مقام حلف الفضول زیرین پہشم ۱/۱۲۵-۱۲۴ حرم مکہ؛ حلف الفضول

پر تفصیل معلومات کے لیے ملاحظہ ڈاکٹر محمد بنی الاسلام ندوی کا مقام «حلف الفضول۔ عمری معنویت»

سماہی تحقیقات اسلامی علی گڑھ جلد ۲۱۔ اپریل۔ جون ۲۰۰۷ء  
۲۴۵

## حافظت و حمایتِ نبوی اور بنو عبد مناف

اسلام کی تبلیغ کے ساتھ قریشی مخالفت کا آغاز ہوا۔ شروع میں زبانی مخالفت، اُنٹرو استہزا، کارنگ رہا اور بچھر کچھ دنوں بعد قریشی اکابر نے جسمانی تعذیب اور دماغی تکلیف کا ظالمانہ کاروبار شروع کر دیا۔ دن بدن اس میں شدت آئی تگی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور عام مسلمان سب اس کا شکار بنے۔ غیر تو بالہوم ہاتھ نہ اٹھا سکتے تھے۔ لہذا اپنوں اور خاندان والوں نے ہی ان پر ظلم و زیادتی اور شرتدت و سختی شروع کر دی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے چھا ابوطالب بن عبدالمطلب ہاشمی نے اپنے خاندان بنو اشم کے سرراہ کی حیثیت سے حفاظت پڑا ہم کی۔ جب ان کی تہذیبات حفاظت کے لیے کافی نہ ہوئی تو انہوں نے اپنی قوم کو آپ کی حفاظت و حمایت کی دعوت دی۔ ابوطالب ہاشمی نے بنو اشم اور بنو مطلب کو اپنے موقف کی نائید کے لیے بلا یا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت پر آمادہ کیا اور انہوں نے اسے قبول کر لیا۔ وہ آپ کی حفاظت و حمایت کے لیے ابوطالب کے ساتھ ہو گئے ہوا۔ ابوالہب ہاشمی کے بعض روایات و بیانات سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ ابوطالب ہاشمی نے بنو عبد شمس اور بنو نوغل کو اس دعوت خاص میں شریک نہیں کیا۔ دوسری روایات اور ان کے اشارے سے واضح ہوتا ہے کہ انہوں نے بنو عبد مناف کے دوار کان بنو عبد شمس اور بنو نوغل کو بھی اس کی دعوت دی اُن کے اشارے میں بنو نوغل کے سردار مطعم بن عدی وغیرہ پر قومی معاملہ میں ساتھ نہ دینے کا الزام اور شکوہ بھی ملتا ہے۔

—..... وقت قام ابوطالب — حين رأى قرليشايينهون ما يصنعون — في  
بني هاشم وبني المطلب، فدعاهم إلى ما هو عليه من منع رسول الله صل الله  
عليه وسلم والقيام دونه، فاجتمعوا إليه، وقاموا معاً له، وأجا بهوكا إلى  
ما دعاهم إليه، لاما كان من أبا لمب عدد الله الملعون .....  
ابن هشام ۲۸۱

— ابن هشام ۲۶۸/۱ ۲۸۱

## اسلام میں

خاندانِ نوع عبد مناف کے دو سماں طبقات کا سب سے زیادہ ذکر اسلامی عہد میں صحیفہ کے حوالے سے کیا جاتا ہے۔ قریش مکہ نے جب یہ دیکھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ کامیاب سے ہم کنار ہو رہی ہے اور ان کی تمام ایذا دہی اور تکلیف رسانی کی کوششیں کامیاب نہیں ہو رہی ہیں، بلکہ بہت سے کمی قریشی مسلمان ایک دوسرے ملک جہش میں امن و چین کی زندگی گزار رہے ہیں تو انہوں نے ایک نیا حربہ - زیادہ طاقتور سماجی اثرات والا۔ اپنے ترکش سے نکالا اور مسلمانوں کے خلاف استعمال کیا اور وہ تھا ان کا سماجی مقاطعہ، برادری باہر کرنے کی خطرناک سازی اور ان کی اقتصادی و معاشرتی ناکہنڈی۔

ابن اسحاق کے مطابق قریش کا سماجی مقاطعہ بنو ہاشم اور بنو مطلب کے خلاف تھا، کیونکہ وہی دونوں بطورِ قریش ابوطالب بن عبد المطلب ہاشمی کی قیادت و سربراہی میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حامی و ناصر اور محافظ رہے تھے۔ لہ اس کے نتیجے میں بنو ہاشم اور بنو المطلب ابوطالب بن عبد المطلب کی جانب سمت گئے اور ان کے ساتھ ان کے شعب (واڈی) میں داخل ہو گئے اور بنو ہاشم سے ابوالہب بن عبد المطلب نے قریش کا ساتھ دیا اور اپنے خاندان کے خلاف عمل کیا۔ لہ ابن اسحاق نے ایک اور دلچسپ واقعہ بھی نقل کیا ہے کہ جب ابوالہب

لہ.....اجتمعوا و اسْمُرُوا أَن يَكْتُبُوا أَكْتَابًا يَتَعَاقدُون فِيهِ عَلَى بْنِ هَاشِمٍ وَبْنِي الْمَطَلَّبِ عَلَى أَن لا يَنْكُحُوا إِلَيْهِمْ وَلَا يَبْيَعُوهُمْ وَلَا يَتَبَعَّأُوْهُمْ... (ابن ہشام ۳۴۲/۱) ...مَنْعِهِ اللَّهُ مِنْهَا، وَقَامَ عَمَّهُ وَقَوْمَهُ مِنْ بْنِ هَاشِمٍ وَبْنِي الْمَطَلَّبِ دُونَهُ، وَجَاءُوا بِنِيهِ وَبْنِي مَا أَرَادُوا مِنَ الْبِطْشِ بِهِ... (ابن ہشام ۳۴۶/۱)

لہ.....فَلَمَّا فَعَلَتْ ذَلِكَ قَرِيْشَ الْحَازِتَ بِنْوَهَاشِمٍ وَبِنْوَالْمَطَلَّبِ إِلَى إِبْنِ طَالِبٍ بْنِ عَبْدِ الْمَطَلَّبِ، فَدَخَلُوا عَمَّهُ فِي شَعْبِهِ، فَاجْتَمَعُوا إِلَيْهِ، وَخَرَجَ مِنْ بْنِ هَاشِمٍ أَبُو هَبِّبِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ الْمَطَلَّبِ إِلَى قَرِيْشَ، فَظَاهَرُوهُمْ. (ابن ہشام ۳۴۲/۱)

نے قریش کا ساتھ دیا اور اپنے خاندانِ بنی هاشم سے بغاوت کی تو اس کی مظاہرات ہندے بنت عتبہ بن ریعہ عبد شمسی سے ہوئی تو اس نے اپنے موقف کی تائید چاہی اور بنت عتبہ عتبی نے اس کے اس روایت کی تعریف و تحسین کی لیے پہاں یا اضافہ کرنا مزدوروی ہے کہ ہند بنت عتبہ خاندانِ عبد شمس کی ایک فرد، اس کے ایک بڑے سردار عتبہ بن ریعہ کی دختر اور ایک بڑے اموی سردار ابوسفیان بن حرب کی بیوی تھیں اور ان کے شوہر کے بارے میں یہ یاد رکھنے کی ضرورت ہے کہ وہ قریش کے سالارِ اعظم تھے اور وہ سب خاندانِ بنو عبد مناف کے رکن بھی تھے۔

سہیل نے ابنِ بشام کی "جزر الصحیفہ" کی روایتِ خاص پر کوئی کلام پايجشت نہیں کی ہے بلکہ ابن سعد نے اپنی روایات و اقدی میں سے ایک میں مقاطعاً قریش کو بنو هاشم کے خلاف بتایا ہے اور کہا ہے کہ بنو المطلب نے بنو هاشم کا ساتھ دیا تھا اور ان کے ساتھ شعبِ ابی طالب میں چلے گئے تھے، جب کہ راشمی ابوالعب نے اپنے خاندانِ بنو هاشم اور بنو المطلب کی مخالفت کی اور قریش کا ساتھ دیا۔ اس روایت سے بنو هاشم اور بنو المطلب کے اتحاد کا ایک اور نزاویہ سامنے آتا ہے۔

بلاذری کی روایت ابن سعد کی ماند و اقدی ہی سے مردی ہے۔ اگرچہ دونوں کی اسناد میں کافی فرق پایا جاتا ہے۔ اس کا لب بباب یہ ہے کہ قریش کے اکابر نے جب بار بار ابو طالبِ هاشمی سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتم و نصرت ترک کرنے کا مطالبہ کیا اور انہوں نے اسے نہ مانتا تو قریش نے پکا فصلہ کر لیا کہ ہمارے اور بنو هاشم و بنو المطلب کے درمیان کوئی اصلاح، کوئی رشته اور کوئی تعلق نہیں رہا اور نہ ہی کوئی حرمت باقی تھی..... لہذا ابو طالب اپنے بھتیجے اور بنو هاشم

لہ ابن بشام ۲۶۲/۱

سلہ الروضۃ الانفت ۲۸۲/۳ - ۲۲۹

سلہ..... وکتبوا کتابی علی بنی هاشم..... و حصروا بنبی هاشم فی شعب ابی طالب ملا الاعجم سنتہ سبع من حین تسبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، و انھا بنو المطلب بن عبد مناف ابی طالب فی شعبہ مع بنی هاشم، و خرج ابوالعب ابی قریش فظاھرہم علی بنی هاشم و بنی المطلب..... (ابن سعد ۱/ ۲۰۹ - ۲۱۰)

بوعبدمناف کے دو سابق طبقاً

وبو مطلب بن عبد مناف کے ساتھ شعب میں چلے گئے، کیونکہ ان کا ایک معاملہ تھا..... جب ابو طالب شعب ابی طالب میں داخل ہوئے تو ابوالہب نے قریش سے اتحاد کر لیا اور بوعبدالمطلب کے خلاف ان کا ساتھ دیا اور شعب ابی طالب میں ان میں سے ہر شخص خواہ ہو میں ہو یا کافر، داخل ہو گیا تھا۔ بلاذری نے ابوالہب ہاشمی اور عتبہ بن زیید کی دختر بند کا معاملہ بھی ابین اسحاق کی ماتنداگے نقل کیا ہے تو بوعبدالمطلب اور بومطلب شعب ابی طالب میں تین برس تک ہٹھرے رہے۔

”حدیث نقض الحجۃ“ کے باب میں ابن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ بوناہشم اور بومطلب کے خلاف قریش کے سماجی مقاطعہ کی قریشی دستاویز کو ختم کرنے کی کوشش قریش کے چند افراد نے شروع کی اور ان میں سب سے بڑا کارنامہ بشام بن علی و بن عیاض ہامون لوی کا تھا، کیونکہ وہ نفلین بن ہاشم بن عبدمناف کا مام جایا بھائی تھا اور وہ بوناہشم سے متصل تھا اور اپنی قوم میں صاحب شرف بھی۔ وہ بوناہشم اور بومطلب کو شعب میں رات میں کھانا پہونچا یا کرتا تھا۔ بشام عامری قریشی کا رشتہ بوناہشم سے کافی قربی تھا۔ ابن حجر نے وضاحت کی ہے کہ اس کے باپ کی ماں یعنی دادی ہاشم بن عبدمناف کی پہلے بیوی رہ چکی تھیں۔ اسی نے زیرین ابی امیر مخزومی کو اس ظلمانہ معاہدے کے خلاف ابھارا۔ زیریم خزومی کی ماں عائکہ بنت عبدالمطلب ہاشمی تھیں۔ اس کے لیے اس نے مطعم بن عدی بیرونی فل کی حیات حاصل کی۔ یہ کہہ کر کہ تم بوناہشم بن عبدمناف کے دو بیویوں کی ہلاکت پر بیویں راضی ہو گئے ہو اور قریش کی موافقت کر رہے ہو۔ جب کہ تم خود بوناہشم بن عبدمناف کے ایک خاندان کے فرد اور سردار ہو۔ بشام عامری

لہ.... وقات قریش: لا صلی میتنا و بین یتی هاشم و بنی المطلب، وکارہم عوکا إلہ، وکارہمہ.... وعمد ابو طالب الى الشعب بابن اخیه و بتی هاشم و بنی المطلب بن عبد مناف، وکان امرہم واحدا.... فلما دخل ابو طالب شعب ابی طالب خرج ابوالہب الى قریش فظا هم علی بنی عبد المطلب، ودخل الشعب من کان من هؤلاء موتا او کافرا

سے بلاذری ۱/۲۳۰

(۲۳۳/۱)

لہ و مکث بوناہشم بن عبد المطلب و بنی المطلب فی شعب ابی طالب ثلثا سین۔ بلاذری ۱/۲۳۳ و بالمر

نے اس کے لیے ابوالبتری، بہشام اور زمعن بن اسود بن مطلب بن اسد کو بھی ان کی قربت و حق کا حوالدار کے راست معاہدہ کے خلاف ابھارا اور بالآخر ان سب نے اس معاہدے کے خاتمہ کا اعلان اپنی جانب سے کر دیا۔ زمعن بن اسود، ابوالبتری اور مطعم بن عدی نے مزید واضح کیا کہ وہ معاہدے کے لکھنے والے کے وقت ہی اس کے خلاف تھے، لیکن قریش کے اکابر کے دباؤ میں غاموش رہے اور مطعم بن عدی نے اس معاہدہ کا پہاڑ حصہ پھاڑ دیا۔ رہا سہا یوں کہ دستاویز کو دیکھ نے چاٹ لیا تھا جیسا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطالب کو خبر دے دی تھی یہ:

بلادری میں یہ اضافہ ہے کہ مذکورہ بالا اکابر قریش کے علاوہ عتبہ بن ابی ربیع نے ہتھیار لگائے اور شعب ابی طالب اور بنو ہاشم اور بنو المطلب کو وہاں سے نکال لائے۔ قریش نے جب یہ دیکھا تو ان کے ہاتھوں کے طوطے اٹکئے اور وہ جان گئے کہ یہ اکابر قریش بنو ہاشم و بنو مطلب وغیرہ کو ان کے حوالے نہ کریں گے اور ان کے خاندان و بطنوں بھی ان کی حفاظت کریں گے یہ

## خاتمہ بحث

خاندان بنو عبد مناف کے اندر دوسرا جی طبقات کا ابھرنا غیر فطری نہیں تھا۔ اس کی طرف حافظ ابن حجر نے ایک روایت کے حوالے سے خوبصورت اشارہ کیا ہے: وہ یہ کہ بنو ہاشم اور مطلب میں ایک خاص طرح کی الفت تھی۔ جب کونوں

لہ ابن هشام ۳۹۴/۱ - ۳۹۵/۱ و مال بعد؛ سہیلی ۳۲۸/۳ - ۳۲۳ و ۳۲۲ - ۳۵۳ و ۳۵۴؛ میہی بن عقبہ مغازی - ابن سعد ۲۰۹/۱ - ۲۱۰؛ بلادری ۲۳۵/۱ - ۲۳۶، میہی بخاری کتاب الحج، باب نزول البني صلی اللہ علیہ وسلم یملکة؛ فتح الباری ۳۴۲-۳۴۳؛ کتاب مناقب الانصار باب تقاسی المشکلین علی البني صلی اللہ علیہ وسلم؛ فتح الباری ۲۲۱-۲۲۲؛ کے (مطعم) لبس سلاحہ، و لبس ابوالبتری و زہیرین ابی امیله، و هشام بن عمر، و متبہ بن ابی ربیعة، و زمعۃ بن الاسود سلاحہم و سوار والی الشعب، فآخر جوابتی هاشم و بنی المطلب - غلامان دُت قریش ذلکو، سقطی ایدیہم، و علموا نہم لامیسلو نہم و ان مشائو نہم تھیم بلادری ۲۲۶/۱

بوعبدمناف کے دہمی طبقات

وعبدشمس کے درمیان خصوصی تعلقِ خاطر تھا۔ اس میں انسانی نسبات کا داخل تھا۔ بالعموم ایک بھائی کو اپنے کسی خاص بھائی سے خاص تعلق ہو جاتا ہے جو دوسروں سے نہیں ہوتا۔ اسی بنابر ان چاروں بھائیوں میں خصوصی نسبت و تعلق کی بنا پر دہمی طبقات نے کا آغاز ہوا اور ان کی اولادوں کے خاندانوں نے ان طبقات کو باقاعدہ شکل عطا کر دی۔

اس باب میں ایک اہم حقیقت یہ ہے کہ نوفل اپنے بھائی ہاشم کے پروردہ تھے اور سوتیلے فرزند بھی۔ والد عبد مناف کی موت کے بعد ہاشم نے اپنی سوتیلی ماں اور نوفل کی والدہ سے نکاح کر لیا تھا جسے عرب اس زمانے میں بھی ”نکاحِ نفت“ (نفترت انگریز نکاح) کہا کرتے تھے۔ وہ دین ابراہیمی میں حرام تھا اور جاہلی عرب میں پرارواج۔ نوفل ہاشم کی گود میں پرورش پانے کے باوجود ان کے بال مقابل عبد شمس کی طرف زیادہ بھکے اور ہاشم کو بھی ان سے وہ خاص تعلقِ خاطر نہ ہو سکا جو ہونا چاہیے تھا۔ اس کی ایک وجہ تو نکاح کی نفترت انگریزی تھی اور دوسری نوفل کی کسی اور ہاشم کی جوانانگر۔ ان کی موت مشہور رولیات کے مطابق صرف پھیس برس کی عمر میں ہو گئی تھی۔

ہاشم نے اپنے بھائی مطلب بن عبد مناف کو اپنا وصی بنیارک خصوصی تعلقاً کی بنیاد رکھی۔ مطلب نے ہاشم کی پہلی بیوہ اور ان کے بڑے فرزندوں کی ماں سے شادی کر کے اس کو استحکام بخدا اور بعد میں ہاشم کے فرزند اصغر جناب عبد المطلب ہاشمی کی پرورش پرداخت کر کے اور دوسری اولاد ہاشم کی تعلیم و تربیت کر کے دونوں خاندانوں کو یکجا اور ایک دوسرے کے قریب کر دیا۔ مطلب اپنے زمانے میں بونیا ہاشم اور بنو مطلب دونوں کے سربراہ بن گئے تھے۔ جب کہ عبد شمس اپنے خاندان کے سربراہ تھے اور نوفل بڑے ہوئے تو اپنے خاندان کے سرخیل بنے۔ ہاشم کے وصی ہونے کی بنیارک مطلب سقایہ و رفادہ کے مناسب کے ذمہ دار بنے۔ جب کہ عبد شمس اپنے عہدہ جلیل قیادہ کے بلاشکر غیرے الک تھے۔

مطلوب کی موت تک عبد المطلب بن ہاشم سربراہی کی عمار کو پورا نجی چکے تھے۔ پچھا کی وفات کے بعد وہ بونیا ہاشم کے سرخیل بننے کے ساتھ مطلب کے خاندان کے

شیخ بھی بن گئے۔ روایات ان دونوں بھائیوں، ہاشم اور مطلب کی دوسری اولادوں کے بارے میں معلومات کم ہیں پہنچاتی ہیں۔ غالباً وہ اتنے عظمت و شرف والے نہ تھے کہ قیادت کرتے۔ سیادت خاندانی اور منصب قومی دونوں عبد المطلب ہاشمی کے حصہ میں آئے اور وہ دونوں خاندانوں کے سرخیل بن گئے۔ انہوں نے اپنے زمانے میں بنو ہاشم اور بنو مطلب کے لیے وہی کلیدی کردار ادا کیا جو ان کے چچا مطلب نے اپنے عہد میں ادا کیا تھا۔

اتفاق سے عبد المطلب ہاشمی کو اپنے ہم علی چانوقل بن عبد مناف اور ہم عروہ ہم منصب بھیجوں۔ عبدی بن توفل اور حرب بن امیہ بن عبد شمس سے آراضی اور جانداد اور تجارتی معاملات میں زک پہنچی۔ چانوقل سے ارکاح نامی آراضی پر اختلاف ہوا جو سبھ تو گیا مگر بعد از خرابی بسیار اور وہ دونوں میں گہڑاں گیا۔ عبدی بن توفل سے تربیت و پروش پر مکار ہو گئی۔ عبدی کو عبد المطلب نے اپنے بیٹے ہاشم کے پر وندہ ہوتے کا طعنہ دیا تو عبدی توفلی نے عبد المطلب کو تہنی ای رشتہ داروں کے مکاروں پر پلنے کا طعنہ دیا۔ دونوں میں دوری پیدا ہوئی۔ حرب بن امیہ بن عبد شمس سے تجارتی معاملات پر اختلاف ہوا اور ان کے تعلقاتِ ندیکی عبد المطلب ہاشمی سے ٹوٹ گئے۔ رفتہ رفتہ بنو نوقل اور بنو عبد شمس ایک ساتھ اور بنو ہاشم اور بنو مطلب ایک ساتھ رہنے کے سبب سماجی اشتراک و انضباط کے رشتہوں میں پروٹے گئے۔ وہ دوالگ الگ سماجی اکاڈیموں میں ضروریت گئے اور ان کے بعض سیاسی، سماجی، اقتصادی، اور قومی معاملات پر ایک دوسرے سے مختلف نقطہ نظر ضرور اپینا پڑا، تاہم وہ چاروں ہمیشہ بنو عبد مناف کے متعدد خاندان کے چار ارکان کی مانند ہی رہے۔

عبد المطلب بن ہاشم کے بعد خاندان ہاشم کی سر برادری ان کے فرزندگیر زیر کے ہاتھوں میں آئی اور ان کے بعد ان کے دوسرے فرزند ابوطالب بن عبد المطلب ہاشمی کے نصیب میں ان دونوں ساداتِ ہاشمی نے بنو مطلب کو اپنے خاندان کے ساتھ اسی طرح باندھے رکھا جس طرح ان کے والد عبد المطلب اور ان کے دادا مطلب بن عبد مناف کے زمانے میں تھا۔ دونوں

بنو عبد مناف کے دو سماجی طبقات

بنوہاشم اور بنو مطلب ایک دوسرے کے قریب اور حلیف رہے ہیں دلوں کا موقف یکساں رہا۔ بنو مطلب میں کوئی ٹرا شخص نہیں ہوا یا ہوا تو وہ زیر اور پھر ابوطالب سے فوراً اور ان کے تابع رہا۔ نتیجہ یہ کہ زیر اور ابوطالب ہی دلوں خاندانوں کے سردار رہے۔

اخبار سیرت و تاریخ اور احادیث بتوی میں اسی خصوصی تعلق کو تید و ادعا سے تبیر کیا گیا ہے۔ اس کا صرف یہ مطلب ہے کہ بنوہاشم و بنو مطلب کے درمیان مکن لیگانگت تھی اور دوسرا طرف بنو عبد شمس و بنو نوبل ایک دوسرے سے والبة و متعلق تھے۔ ابن حجر نے ایک اور اہم تبیر کیا ہے اور ایک اہم حقیقت کی طرف توجہ دلانی ہے کہ ان کے باہمی تعلق و خاص الافت کے معنی یہ تھے کہ وہ ایک دوسرے کے خلاف تھے۔

بنو خزادہ سے معاہدہ حلف، حلف الفضول میں شرکت اور قریش کے سماجی مقاطعہ میں بنوہاشم و بنو مطلب کی شرکت اور بنو عبد شمس و بنو نوبل کی عدم شرکت ان کے خاندان موقوف کے اختلاف کی بنا پر تھی اور وہ خاص ان کے سربراہ خاندان بنوہاشم کے رویہ کی بنا پر تھی۔ خزادہ سے معاہدہ صرف بنوہاشم کا تھا اور بنو مطلب اس میں عبدالمطلب کی سربراہی کی بنا پر شرکیت تھے اور یہی سبب حلف الفضول میں ان دلوں کی شرکت کا تھا۔ ان دلوں میں قریش کے تمام بطنوں اور خاندان شرکیت نہیں تھے، جیسے کہ بنو عبد مناف کے قریش کے ساتھ اختلاف کے نتیجے میں پورے قبائل قریش دو خیموں۔ المطیبوں اور الاحلاظ۔ میں بٹ گئے تھے۔ المطیبوں میں بنو عبد مناف کے حامی بطن تھے اور دوسرا مخالفین کا تھا یہی صورت حال قریشی سماجی مقاطعہ کی تھی۔ قریش نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پسپردگی کا مطالیبہ کیا۔ جناب ابوطالب نے بنوہاشم کے سربراہ کی حیثیت سے ان کی حمایت کی، بنوہاشم کے خاندان نے ان کا ساتھ دیا اور بنو مطلب کے حلیف بھی ان کے ساتھ شرکیت ہو گئے۔ یہ خاندان بنو عبد مناف کی دو متحارب یا مخالف جماعتوں میں تقسیم کا معاملہ نہیں تھا۔ جیسا کہ جدید یہ مورخین اور اسلامی مفکرین نے اسے بنانے کی کوشش کی ہے۔

اسلام کے معاملے میں بنو نو فل اور بنو عبد شمس کا روئیہ بالکل ہاشمی و مظہبی خاندانوں کی مانندی کیا رہا۔ خاندانِ بنو عبد مناف کی چاروں شاخوں کے افراد نے اسلام قبول کیا تھا یا مسترد کیا تھا۔ ان کا معاملہ کیساں رہا۔ البتہ بنو ہاشم کے سربراہ نے اپنے ایک ہاشمی فرد کا ساتھ دیا اور ان کی خاندانی حمایت کی۔ یہ قبلی نصرت تھی تک اسلامی حمایت و نصرت۔

صحیفہ مقاطعہ سے قبل بنو نو فل کے سربراہ مطعم بن عدی نے ابوطالب ہاشمی کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حمایت کی اور آپ کو جوار دی اور اسی طرح آپ کی محافظت و نصرت کی جس طرح ابوطالب ہاشمی نے اپنے زمانے میں کی تھی۔ بنو عبد شمس کے اکابر و اکان کا روئیہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تجوہتے اور صلح کا تھا۔ ان میں عتبہ بن ربیعہ وغیرہ اہم ترین تھے۔ بنیادی طور سے خاندانِ بنو عبد مناف کا اپنے نام گھر بیو نژادیات اور اندر وطنی اختلافات کے باوجود ایک قومی موقف تھا اور اس میں چاروں بطنون متحدوں منظم تھے اور ایک اکانی کی مانند کام کرتے تھے۔ ان دولوں میں سماجی روئیہ کی یکسانیت ابھی کسی کے خلاف مناقوت نہیں تھی۔

قبیلہ قریش کی اجتماعی رائے سے ان کے بعض اکابر اور بیطون کو قومی اور قبلی معاملات پر اختلاف ہوتا رہا۔ قریشی بیطون اور ان کے خاندانوں کے درمیان انفرادی نژادیات اور اختلافات بھی ہوئے۔ ایک ہی خاندان کے بعض اکابر کے مابین یہ انفرادی نژادیات تھے یا عارضی اختلافات، لیکن ان کی بنی پر قریشی اتحاد و حلم و کرم کی روایت کسی طرح محروم نہیں ہوئی اور خاندانِ بنو عبد مناف تو اپنے چاروں اکان کے ساتھ ہمیشہ متحده خاندان و عظیم تریطن قریش بنیارہ عبدالطلب ہاشمی کو زمزرم کھو دنے کے مسلک پر اپنے قبیلہ قریش سے نہرف کسی قسم کی مدد نہیں ملی، بلکہ روایات کے مطابق سخت مراجحت کا سامنا کرنا پڑا۔ اس باب میں ان کو اپنے متحده خاندانِ بنو عبد مناف سے خاصاً گلگل شکوہ بتایا جاتا ہے۔ لیکن ان ہی روایات کا اصرار ہے کہ ان کے عظیم کارتھے پر بنو عبد مناف نے فخر و افتخار کا اٹھا کیا اور قریش پر اپنی افضلیت جائی۔ ابن ہشام نے ابن اسحاق کی روایت

بیو عبد مناف کے دو سماںی بیانات

نقل کرتے ہوئے لکھا ہے کہ بیو عبد مناف نے تمام قریش اور سارے عرب پر اقتدار کا انظہار کیا اور بنو امیہ کے ایک فرد اور شاعر مسافر بن ابی عمرو بن امیہ نے، جو بنو ہاشم کے شیخ و سردار ابو طالب بن عبدالمطلب کے قریبی دوست و عزیز تھے، اس کا نامہ کو اپنا کارنامہ قرار دیا، کیونکہ بیو عبد مناف ایک ہی اہل بیت تھے اور ان کے بعض کا شرف بعض کا اور ان میں سے کسی کی فضیلت دوسرے کی فضیلت ہوتی تھی۔

لَه... وَفَتَحْرَتْ بِهَا بَنُو عَبْدِ مَنَافَ عَلَى قَرِيشَ كَلَّهَا وَعَلَى سَائِرِ الْعَوَبِ، فَقَالَ مَسَافِرُ بْنُ أَبِي عَمْرُوبْنِ أَمِيَّةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ بْنِ عَبْدِ مَنَافَ، وَهُوَ يَفْتَحُ عَلَى قَرِيشَ... وَإِنَّمَا كَانَ بَنُو عَبْدِ مَنَافَ أَهْلَ بَيْتٍ وَاحِدٍ، شَرِقٌ بَعْضُهُمْ لِبَعْضِ شَرِقٍ، وَ فَضْلٌ بَعْضُهُمْ لِبَعْضِ فَضْلٍ... ابْنُ هَشَامٍ؛ ۱۴۳/۱

ادارہ تحقیق و تصنیف اسلامی کی ایک اہم پیش کش

مولانا سید جلال الدین عمری حجی کتاب

## اسلام اور مشکلات حیات

- اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کے نافرماں پر مشکلات اور مصائب کیوں آتے ہیں؟
- اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کوئی اور جاتی شخصی اور انفرادی مشکلات سے کیوں گزار جاتا ہے؟
- امراض جانی تکالیف، ای میں مشکلات، حادثات اور صدمات میں ایک مومن کا کیا رویہ ہوذا چاہیے؟
- مرض اور مشکلات حیات میں خود کشی کیوں ناجائز ہے؟
- مرض کی شدت میں کسی کی جان کیوں نہیں لی جاسکتی؟

یہ کتاب قرآن و حدیث کی روشنی میں ان مولالات کا جواب فراہم کرتی ہے، مکثر اذان ابریان، دل نیشن بہت اور علمی طور پر افسوس کے حسین طباعتے، غوبت مسودتے مسروقات، مخفماتے ۸۸ صفحات، بمقت ۸۸ روپے

ملنے کا پتا: مرکزی مکتبہ اسلامی پبلیشورز، ابو الفضل بنکیو - نئی دہلی ۲۵